

ایک احیائے نو کی امید
نمبر 3514
ایک وعظ
شائع شدہ بروز جمعرات، یکم جون، 1916
ادا کردہ سی۔ ایچ۔ سپرجین
میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن میں

کیونکہ خُداوند صیّون کو تسلی دے گا، وہ اس کے تمام ویران مقامات کو تسلی بخشے گا؛
اور وہ اس کے بیابان کو عدن کی مانند اور اس کی صحرا کو خُداوند کے باغ کی مانند بنا دے گا؛
"اس میں شادمانی اور خوشی پائی جائے گی، شکرگزاری اور نغمہ کی آواز ہوگی۔
یسعیاہ 51:3

—خُدا کے برگزیدہ امت اسرائیل کا نسب نامہ ایک مرد اور ایک عورت سے نکلتا ہے
، ابراہیم اور سارہ سے۔ دونوں ایام کے لحاظ سے بہت عمر رسیدہ تھے جب خُداوند نے انہیں بلایا
، لیکن اپنی وعدہ کی تکمیل میں، اس نے ان کی نسل سے ایک عظیم قوم کو برپا کیا
، جس کی کثرت آسمان کے ستاروں کی مانند تھی۔ پس، اے بھائیو، دل مضبوط رکھو
یہ باتیں ہمارے لئے نصیحت اور تسلی کے واسطے لکھی گئی ہیں۔
، اس کی کلیسیا کبھی بھی اس قدر کمزوری اور زوال کا شکار نہیں ہو سکتی کہ وہ اسے پھر سے تعمیر نہ کر سکے
اور نہ ہی ہمارے دلوں میں فضل کا کام اس درجہ پڑمردہ ہو سکتا ہے
، کہ وہی قادر مطلق ہاتھ جو پہلے زندگی بخشا تھا
ہمیں پھر سے زندہ اور بحال نہ کر سکے۔

، ابراہیم اور سارہ کو یاد کرو، جو اپنی بڑھاپے تک بے اولاد رہے
پھر ایک بیٹے کی خوشی میں شادمان ہوئے، جو ان کا وارث بنا۔
اسی سے وہ عظیم جماعت پیدا ہوئی، جس نے ملک فلسطین کو آباد کیا۔
، جب یہ نظارہ تمہارے سامنے ہو، تو مایوسی کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا
بلکہ تمہیں خُدا پر بھروسہ رکھنے کے لئے دس ہزار وجوہات میسر آتی ہیں۔

ایسی تمہید کے بعد، خُداوند اپنی قوم کے سامنے
خوشی بخش وعدوں کا سلسلہ کھولتا ہے۔
، چونکہ وقت کم ہے اور الفاظ ضائع کرنے کی گنجائش نہیں
ہم سیدھا متن کے قلب میں داخل ہوتے ہیں اور غور کرتے ہیں کہ

1-

آسمانی تسلی کا وعدہ

یہ وعدہ خُدا کی کلیسیا کے لئے ہے۔ بعض ایسے ہیں جو یسعیاہ کی نبوتوں کو ہمیشہ بنی اسرائیل کے ساتھ خاص رکھنا چاہتے
ہیں، گویا کہ یہ فقط انہی پر منطبق ہوتی ہیں۔ میں اس امر پر کوئی اعتراض نہیں رکھتا کہ تم انہیں ان کے اصل اور لفظی معنوں
میں ایسے ہی جانو، اور نہ ہی میں ان احباب کی کاوشوں کو ناپسند کرتا ہوں جو خصوصاً بنی اسرائیل کی بھلائی کے لئے محنت
کرتے ہیں، بلکہ میں تو ان کی حوصلہ افزائی کرتا ہوں۔ فقط میں یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ کوئی بھی کتاب مقدس کی عبارت کسی
خاص ذاتی تعبیر کی محتاج نہیں، کیونکہ خُدا کے نزدیک اس خوشخبری کے عہد میں نہ یہودی ہیں نہ غیر قومیں، کیونکہ اُس
نے دونوں کو مسیح یسوع میں ایک کر دیا ہے۔

پس، میں ایک مسیحی خادم کے طور پر جب خوشخبری کی منادی کرتا ہوں، تو نہ یہودی دیکھتا ہوں نہ غیر قومیں، نہ مرد دیکھتا
ہوں نہ عورت، نہ غلام دیکھتا ہوں نہ آزاد، بلکہ میں فقط آدمیوں کو آدمیوں کی حیثیت سے جانتا ہوں، اور دنیا میں نکل کر "ہر
مخلوق کو خوشخبری سنانے" کے لئے بھیجا جاتا ہوں۔

مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ خُدا چاہتا ہے کہ اُس کی کلیسیا پر انجیلی خدمت کو اسی طریق پر انجام دے، ہر جسمانی فرق کو بھلا کر اور نظر انداز کر کے، یہ سمجھتے ہوئے کہ اب لوگ یا تو گناہگار ہیں یا مقدسین۔ ختنہ ہو یا نہ ہو، اگرچہ اسرائیل کی سلطنت میں اس کی اہمیت بڑی تھی، لیکن خُدا کی بادشاہی میں اس کی کوئی قدر نہیں۔

یہ عبارت، ہم مانتے ہیں کہ، خواہ بنی اسرائیل کے ساتھ اس کا جو بھی تعلق ہو، خُدا کی کلیسیا اور مسیح کے شاگردوں کے لئے "ہے، کیونکہ" سب چیزیں تمہاری ہیں۔

صیّون یروشلم کا قلعہ تھا۔ ابتدائی طور پر یہ بیوسیوں کا قلعہ تھا، جسے داؤد اور اس کے بہادر سپاہیوں نے جنگی مہارت کے ذریعے فتح کیا۔ بعد ازاں یہ داؤد کی سکونت گاہ بنی، اور پھر وہ جگہ بنی جہاں عظیم بادشاہ بر اجمان ہوا، کیونکہ وہیں ہیکل تعمیر کی گئی، جو تمام زمینوں کی شان و شوکت تھی۔ پس، خُدا کی کلیسیا—جسے مسیح نے دنیا سے فتح کر کے اپنی ملکیت بنایا، جو اس کا محل ہے جہاں وہ قیام کرتا ہے، جو وہ ہیکل ہے جہاں اس کی عبادت کی جاتی ہے—کثرت سے "صیّون" کہلائی جاتی ہے، اور اس عبارت میں جس "صیّون" کا ذکر ہے، میں یقین رکھتا ہوں کہ ہم اسے خُدا حئی و قائم کی کلیسیا کے طور پر تعبیر کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

پس ہمیں یہاں بتایا گیا ہے کہ خُداوند اپنی کلیسیا کو تسلی دے گا۔ پس، اس تسلی کے مقصد پر غور کرو۔ "خُداوند صیّون کو تسلی دے گا۔" بے شک وہ ایسا کرے گا، کیونکہ وہ اُس کی برگزیدہ ہے۔

خُداوند نے صیّون کو برگزیدہ کیا ہے۔ "وہ چاہتا ہے کہ جنہیں اُس نے اپنی پسند کے مطابق چُنا ہے، وہ شادمان اور خوش رہیں۔" ایک عظیم بادشاہ کے برگزیدہ افراد شکرگزاری کے لائق ہوتے ہیں، مگر بادشاہوں کے بادشاہ کے چنے ہوئے لوگ ہمیشہ اُس خُدا میں خوشی منائیں جو اُن کا چننے والا ہے۔

وہ چاہتا ہے کہ اُس کی کلیسیا شادمان ہو، کیونکہ اُس نے نہ فقط اُسے چُنا بلکہ اُسے پاک بھی کیا۔ یسوع نے اپنے لوگوں کے گناہ کو اپنے خون کے وسیلہ سے دور کر دیا، اور اپنی روح کے ذریعہ وہ روزانہ اپنے فرزندوں کی طبیعت کو نیا بنا رہا ہے۔

گناہ ہی غم کا باعث ہے، اور جب گناہ مٹا دیا جائے گا، تو غم بھی مٹ جائے گا۔ پس جو مقدس ٹھہرائے گئے ہیں، انہیں خوش ہونا چاہیے۔ خُداوند، لہذا، اپنی کلیسیا کو تسلی دے گا، کیونکہ اُس نے اُسے پاک صاف کر دیا ہے۔

خُدا کی کلیسیا اُس مقام پر رکھی گئی ہے جہاں خُدا بستا ہے

جہاں خُدا بستا ہے، وہاں یقینی طور پر بہشت ہے؛

"اور وہاں نغمہ و سرود ہونا چاہیے۔"

،کیا؟ کیا تم تصور کر سکتے ہو کہ اُس گھر میں جہاں یہوواہ سکونت رکھتا ہے

آنسو اور ماتم ہو؟ قدیم بادشاہوں میں سے ایک کا یہ قاعدہ تھا

کہ کوئی شخص اُس کے حضور غمگین نہ آئے۔

،ہم اپنی تمام مصیبتوں میں خُداوند کے قریب آ سکتے ہیں

،مگر اُس کی حضوری ہمارے غم اور آہیں دور کرنی چاہیے

،کیونکہ صیّون کے فرزندوں کو اپنے بادشاہ میں شادمان ہونا چاہیے۔

،اگر خُداوند اپنے لوگوں کے درمیان سکونت رکھتا ہے

،تو وہاں خوشی کے نعرے گونجنے چاہیے

،کیونکہ آسمان کے بادشاہ کی حضوری اُن کی شادمانی کا آسمان ہے۔

،مزید برآں، صیّون اپنے بادشاہ کی محبت میں خوشی مناتی ہے

اور اسی لئے وہ چاہتا ہے کہ وہ تسلی پائے۔

،ہم نہیں جانتے کہ مسیح کے دل میں اپنی کلیسیا کے لئے کتنی گہری محبت ہے

،مگر ہم اتنا ضرور جانتے ہیں کہ اپنی کلیسیا کے لئے اُس نے اپنے باپ کے گھر کو چھوڑا

زمین پر آیا، اور غریب ہو گیا، تاکہ وہ اُس کی غربت کے سبب دولت مند ہو سکے۔

،آدمی اپنے باپ اور ماں کو چھوڑتا ہے اور اپنی بیوی سے مل کر ایک جسم ہوتا ہے

،مگر میں اس جلیل عاشق کے اس عظیم بھید کو کیسے بیان کروں

جس نے اپنے باپ کے گھر کو چھوڑا اپنی کلیسیا سے محبت رکھی
اُس کے ساتھ ایک جسم ہوا، تاکہ اُسے اٹھا کر اپنے تخت پر بٹھائے
تاکہ وہ اُس کے ساتھ بادشاہی کرے

برہ کی بیوی ہو کر اُس کے ساتھ ہمیشہ راج کرے؟
پس بلا شک و شبہ، خُداوند چاہتا ہے کہ اُس کی کلیسیا خوش رہے۔
ابدیت کی محبت اُس پر ٹھہر چکی ہے، ابدیت کے مقاصد اُس کے گرد مجتمع ہو چکے ہیں
، ابدیت کی قدرت اُس کی حفاظت کی قسم کھا چکی ہے
اور ابدیت کی وفاداری اُس کے سب شہریوں کے لئے ابدی زندگی کی ضمانت دے چکی ہے۔
تو پھر وہ کیوں تسلی نہ پائے؟ مجھے تعجب نہیں کہ کلام کہتا ہے
خُداوند صیّون کو تسلی دے گا!" اور خُداوند خود ہی تسلی دینے والا ہے۔"
"خُداوند صیّون کو تسلی دے گا"

اے عزیزو، ہم خُدا کے لوگوں کے لئے کمزور تسلی دینے والے ہوتے ہیں
، جب تک کہ یہوواہ خود اپنا ہاتھ نہ بڑھائے۔ بعض اوقات میں نے اپنے بھائیوں کو
، جب وہ افسردہ ہوتے تھے، حوصلہ دینے کی کوشش کی، اور میں امید کرتا ہوں کہ بے فائدہ نہیں رہا
لیکن ہمیشہ یہی محسوس کیا کہ مایوس مقدسین کو تازگی اور سکون پہنچانے کے لئے
مجھے اپنے آقا کے خزانے سے دوائیں لانی پڑتی ہیں۔
"یقیناً تم میں سے وہ جو "تسلی دو، تسلی دو، میری قوم کو
کے حکم کی تعمیل میں لگے رہے ہیں، یہ جان چکے ہوں گے
کہ صیّون کو تمہارے الفاظ یا تمہاری ہمدردی سے نہیں
بلکہ خُدا کی سچائی، جو خُدا کے روح سے نازل ہو، تسلی ملتی ہے۔
اے مبارک وعدہ

خُداوند صیّون کو تسلی دے گا"
"اوہ اُس کے ویران مقاموں کو تسلی بخشے گا
، وہی جو آسمانوں کا خالق ہے
وہی اپنے لوگوں کا تسلی دینے والا بنے گا۔
، وہی پاک روح
، جس نے ازل کے اندھیرے میں جنبش کی
، اور انتشار میں سے ترتیب پیدا کی
وہی قادر مطلق روح، جو پنتکست کے دن
، آگ کی زبانوں کی صورت میں اُترا
، اور زور آور آندھی کی آواز کی مانند آیا
، وہی مبارک روح اپنی کلیسیا کے اراکین کے دلوں میں آئے گا
، اور انہیں تسلی بخشے گا۔ ایسے غم ہیں جن کا کوئی انسانی سکون دہندہ نہیں
ایسی تباہی ہے جسے کوئی فانی انسان بحال نہیں کر سکتا۔
!لیکن مبارک ہیں ہم، کیونکہ قادر مطلق ہماری مدد کو آتا ہے
، "وہی جو "ستاروں کی گنتی کرتا ہے، اور اُن سب کو نام لے کر بلاتا ہے
"وہی جو شکستہ دلوں کو شفا دیتا ہے، اور اُن کے زخموں پر پٹی باندھتا ہے
، دیکھو! وہی جو ستاروں کو آسمان میں گردش دیتا ہے
، جس کی تخلیق پر فلک حیران رہتا ہے، جو اجرام فلکی کو تشکیل دیتا ہے
، اور انہیں اپنی راہوں پر قائم رکھتا ہے، جو دمدار ستارے کو روشنی سے بھر دیتا ہے
اور اُس کی چمک سے اقوام کو چونکا دیتا ہے، جو آفتاب کی جلتی بھٹی کو
، اپنی ہتھیلی میں تھامے رکھتا ہے، وہی قادر مطلق جھک کر ایک مایوس دل کی تیمار داری کرتا ہے
!اور ایک شکستہ روح میں آسمانی تسلی کا تیل اور مے انڈیلتا ہے
ہاں، صیّون ہی وہ ہے جسے تسلی دی جانی ہے، لیکن یہ یہوواہ خود ہے

!جس نے اُس کا تسلی دینے والا بننے کا وعدہ کیا ہے

اور خُداوند صیّون کو کیسے تسلی دینے کا ارادہ رکھتا ہے؟ اگر تم اس آیت کو غور سے پڑھو، تو پاؤ گے کہ وہ اُسے زرخیز بنا کر تسلی دے گا۔ وہ اُس کے بنجر بیابانوں کو شاداب باغوں میں بدل دے گا، اور اُس کی بے ثمر ویرانی کو ایک شگفتہ عدن میں تبدیل کر دے گا۔

کلیسیا کو حقیقی تسلی دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اُس کے عبادت خانوں کو تعمیر کیا جائے، اُس کی پرانی ویرانی کو بحال کیا جائے، اُس کے کھیتوں میں بیج بوئے جائیں، اُس کے تانگستان لگائے جائیں، اُس کی زمین کو حاصل خیز بنایا جائے، اُس کے بیٹوں اور بیٹیوں میں محنت کا جذبہ پیدا کیا جائے، اور انہیں جیتی جاگتی، جوش سے بھری غیرت کے ساتھ معمور کیا جائے۔

کلیسیا کے لیے اُن عظیم فضل کے عقائد میں ابدی تسلی ہے جو عہد میں ہم پر ظاہر کیے گئے ہیں، جیسے کہ برگزیدگی، مخصوص فدیہ، مؤثر بلائٹ، انتھک ثابت قدمی، اور خُدا کی وفاداری۔ خُدا نہ کرے کہ ہم کبھی ان جلیل سچائیوں کو چھپائیں، کیونکہ یہی وہ ابگیرے ہیں جن سے ہم خوشی کے ساتھ زندگی کا پانی کھینچتے ہیں۔

لیکن ان کے علاوہ بھی اور سچائیاں ہیں، اور اگر ہم انہیں نظر انداز کریں تو ہم اپنی خدمت کا پورا ثبوت نہیں دے سکتے، جیسے کہ وہ بارش، پہلی اور پچھلی، جو خُدا وقت پر عطا کرتا ہے، یا اپنے تربیتی قہر میں روک لیتا ہے۔ میں نے بار بار دیکھا ہے کہ وہ لوگ جو ہمیشہ خُدا کے اٹل ارادے سے حاصل ہونے والی تسلی کے پیاسے رہتے ہیں، اُن میں اکثر وہ موجودہ خوشی اور فتح کا نغمہ نہیں پایا جاتا، جو اُس خُدا کی نیکی میں وجد کرتا ہے، جو میدانوں کو ریوڑوں سے بھر دیتا ہے، اور وادیوں کو گیہوں سے ڈھانپ دیتا ہے۔

میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ کسی مسیحی کو خوش کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اُسے مفید بنایا جائے۔ اُسے اُن کھیتوں میں ہل چلانے پر لگایا جائے جنہیں خُدا نے سیراب کیا ہے، اور اُن پھلوں کو جمع کرنے کے لیے بھیجا جائے جو خُدا نے پکائے ہیں۔ ایک مسیحی کلیسیا کبھی بھی اُس قدر ہم آہنگی، محبت، اور خوشی سے معمور نہیں ہوتی، جتنا کہ اُس وقت جب اُس کا ہر رُکن خُدا کے کام میں سخت محنت کر رہا ہو، ہر جان بھلائی کے لیے بے قرار ہو، اور ہر شاگرد صلیب کا نیک سپاہی ہو، جو مشترکہ دشمن کے خلاف جنگ کر رہا ہو۔

یوں خُداوند صیّون کو تسلی دے گا، اور وہ اُسے اِس طرح تسلی دے گا کہ اُس کے ریگستان کو ایک باغ بنا دے گا، اور اُس کی ویرانی کو عدن میں تبدیل کر دے گا۔

اور اے میرے بھائیو! کلیسیا کتنی مسرور ہوتی ہے جب اُس کے سب اراکین سرگرم ہوں، اُس کے سب درخت پھل دے رہے ہوں، جب گنہگار تبدیل ہو رہے ہوں، اور روزانہ نجات یافتہ لوگوں کی رفاقت میں شامل کیے جا رہے ہوں، جب کانٹوں کے بجائے مُورت درخت اگتے ہوں، اور جھاڑیوں کی جگہ صنوبر اُگتا ہو، جب خُدا سخت دلوں، جو چٹانوں کی مانند تھے، کو نرم مٹی میں بدل رہا ہو، تاکہ بادشاہی کا گیہوں وہاں اگے۔

!ایسی خوشی کا کوئی ثانی نہیں

اگر تُو اپنی بھلائی کی تلاش میں مسرور ہو سکتا ہے، بغیر اِس کے کہ تُو مجھے دوسروں کی فلاح و بہبود کی پرواہ ہو، تو میں تجھ پر ترس کھاتا ہوں۔ اگر کوئی خادم بغیر تبدیلیوں اور ہیئتسمہ کے منادی کرتا رہے اور اِس پر قانع ہو، تو خُداوند اُس کی افسوس ناک جان پر رحم کرے! کیا وہ مسیح کا خادم ہو سکتا ہے جو جانوں کو نہ جیتے؟

یہ ویسا ہی ہے جیسے کوئی شکاری ہو اور کبھی شکار نہ پکڑے، کوئی ماہی گیر ہو اور ہمیشہ خالی جال لے کر گھر آئے، یا کوئی کسان ہو اور کبھی فصل نہ کاٹے

مجھے بعض لوگوں کے اِس اطمینان پر تعجب ہوتا ہے کہ جب خُدا کبھی انہیں برکت نہیں دیتا، تو وہ ہمیشہ خود کو برکت دیتے رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، "الہی حاکمیت نے برکت کو روک رکھا ہے،" مگر حقیقت میں اُن کی سستی ہی انہیں تنگدستی میں ڈالتی ہے۔ خُدا کا وعدہ محنتی کے لیے ہے، نہ کہ سستی کے لیے۔

پولس لگائے، اُپلوس پانی دے، خُدا ہی افزائش دے گا۔ یہ آج نہ آئے، کل نہ آئے، پر آئے گی ضرور۔ خُدا کا کلام اُس کی طرف خالی واپس نہیں لوٹ سکتا، بلکہ جس کام کے لیے وہ اُسے بھیجتا ہے اُس میں برکت پائے گا۔ اگر خُدا نے ہمیں بے فائدہ اور بے مقصد خدمت پر بھیجا ہوتا، تو ہم شکایت کر سکتے تھے، مگر ایسا نہیں۔ بس ہمیں یسوع مسیح کی منادی کرنی ہے، اور وہ بھی

اُس رُوحِ القدس کے ساتھ جو آسمان سے نازل ہوا، اور تب ہم یقیناً خوشی مناتے ہوئے واپس آئیں گے، اپنے گُندم کے پُل لیے ہوئے۔

حالانکہ جب ہم گئے، تو اپنی کمزوری اور بے اعتمادی کے سبب روتے ہوئے گئے، لیکن یہی وہ راہ ہے جس میں خُدا ہمیں تسلی دیتا ہے۔

تو دیکھ، یہ وعدہ اُن الفاظ میں دیا گیا ہے جو مکمل یقین دہانی رکھتے ہیں۔ "وہ کرے گا" اور "وہ ضرور کرے گا" جیسے الفاظ میں کسی تذبذب کی گنجائش نہیں۔ خُدا کے بندہ، مرحوم جوزف آرنز، جب خُداوند کے منہ سے "ضرور" اور "یقیناً" کے الفاظ پاتے تو اُن پر کیسا زور دیتے تھے! بعض کہتے ہیں کہ ہمیں ایسے چھوٹے الفاظ پر زیادہ زور نہیں دینا چاہیے، مگر میں ان دو زبردست الفاظ سے جتنا ہو سکے فیض اُٹھاؤں گا۔

"خُداوند صیّون کو تسلی دے گا؛ خُداوند اُس کی تمام ویران جگہوں کو تسلی بخشے گا۔"

یہ "اگر"، "مگر"، "شاید"، یا "ممکن ہے" سے کہیں بہتر اور روشن ہے

!وہ صیّون کو تسلی دے گا

اوہ! کیسے اُن عزیز مقدّسوں، عہد کے وفاداروں نے، جب اُنہیں ستایا گیا اور وہ غاروں اور کھوبوں میں پناہ گزیں ہوئے، کہا، "آہ!" "مگر بادشاہ یسوع اپنی میراث ضرور پائے گا، وہ صیّون کو تسلی بخشے گا"

اور ہمارے پیورٹن آباء و اجداد، جب کابنوں نے دھمکی دی کہ وہ اُنہیں ملک سے نکال دیں گے، تو اُنہوں نے نبوّتی آنکھوں سے وہ وقت دیکھا جب حرامکار کلیسیا نکالی جائے گی، اور خُدا کے حقیقی، جائز فرزند اُس کی جگہ لیں گے۔ وہ کہہ سکتے تھے، "خُداوند صیّون کو تسلی دے گا!" اور وہ برکت کے اُن دنوں کی راہ تکتے رہے جو آنے کو تھے۔

یہی کچھ اُن جلالی البی جنسیوں اور والدّنیوں نے بھی کیا، جب اُنہوں نے کوہ الہس کی برفوں کو اپنے خون سے رنگین کر دیا، مگر اُنہیں یقین تھا کہ روم کی کلیسیا فتح نہ پائے گی، کہ خُدا ضرور ہلائے گا اور اپنے شہیدوں کے خون کا انتقام لے گا، اور اپنی حقیقی قوم کو فتح بخشے گا۔

"!پس، یقیناً تو اور میں بھی تسلی پا سکتے ہیں۔" خُداوند صیّون کو تسلی دے گا؛ وہ اُس کی ویران جگہوں کو تسلی بخشے گا

اے بھائیو، روشن دن آنے کو ہیں! دن نکلنے کو ہے، اور سائے بھاگ رہے ہیں! ہماری امید خُدا میں ہے۔ کلیسیا کی حقیقی ترقی پر کبھی شک نہ کرو۔ یقین رکھو کہ، باوجود اُن تمام رکاوٹوں کے جو ہماری پیش قدمی کو روکتی ہیں، خُدا کا کام آگے بڑھ رہا ہے، اور ضرور آگے بڑھے گا، یہاں تک کہ بادشاہ یسوع کو تمام اقوام کے درمیان بادشاہوں کا بادشاہ اور خُداوندوں کا خُداوند مانا جائے گا۔

ہم ایسے آقا کی خدمت نہیں کر رہے جو اپنی ملکیت کی حفاظت نہ کر سکے۔

!اپنے ڈیرے لپیٹ لو، اے فلسطینیوں، جب اسرائیل کا خُدا جنگ میں اُترے گا

تب کہاں ہو گے تم؟ تمہاری صفیں ٹوٹ جائیں گی، تم ہوا کے جھونکوں کی طرح بکھر جاؤ گے! جب خُدا نکلے گا، تو اُس کا صرف یہ کرنا کافی ہوگا کہ اپنی رُوح سے اپنے دشمنوں پر پھونک مارے، اور وہ اُس کے حضور بھوسے کی مانند ہوا میں اڑ جائیں گے!

"!خُداوند کرے گا، اور خُداوند ضرور کرے گا"

پھر کون ہے جو اُسے روک سکے؟ اگرچہ دشمن تسمخر کریں اور بدروحیں چیخیں، مگر وہ اپنے کلام کو پورا کرے گا۔ جو اُس کی رضا میں ہے، وہ ضرور وقوع میں آئے گا، اور وہ اپنی نیک مرضی کو پورا کر کے جلال پائے گا

"وہ اُس کے بیابان کو عدن کی مانند بنا دے گا، اور اُس کی ویرانی کو خُداوند کے باغ کی مانند۔"

کیا نظر آنے والی کلیسیا میں ایسے لوگ نہیں پائے جاتے جن کی حالت یہاں جیتی جاگتی تصویر کی مانند کھینچی گئی ہے؟ میرا خیال ہے کہ ایسے تین قسم کے لوگ ہیں، جن تک یہ برکت پہنچے گی۔

پہلے، وہ جو ایک وقت میں ثمر آور تھے، مگر اب ویران زمین کی مانند ہو گئے ہیں۔ اگر خُدا اپنی کلیسیا کو برکت دے، تو وہ یقیناً اُس کے ویران مقامات کو تسلی دے گا۔

کیا میں اُن میں سے کچھ لوگوں سے مخاطب نہیں ہوں جو اپنی ہی تصویر کو پہچان سکتے ہیں؟ تم کبھی کلیسیا کے رُکن تھے، اور تب تم بڑی تیزی سے دوڑ رہے تھے، پھر تمہیں کس چیز نے روکا؟ تم کبھی بہادر سپاہی معلوم ہوتے تھے، مگر پھر دشمن کی صفوں میں جا ملے۔ تاہم، اگر تم خُدا کے لوگ ہو، تو کلیسیا پر اُس کے فضل کی ایک علامت برگشتہ لوگوں کی بحالی ہوگی۔

مجھے یاد ہے، ایک پیر کی دوپہر، جب ہم صبح سات بجے سے مسلسل دُعا میں مشغول تھے، تب ایک عجیب موج دُعا جماعت پر چھا گئی۔ تب یکے بعد دیگرے دو برگشتہ آٹھے اور دُعا کی۔ اُن کے اپنے بیان کے مطابق، وہ بڑے بدکار لوگ تھے، اور انہوں نے خُدا کے خلاف سخت گناہ کیے تھے، مگر وہ وہاں تھے، شکستہ دل اور بالکل ٹوٹے ہوئے۔

یہ ایک ایسا منظر تھا جو فرشتوں کو مسرور کر دیتا، کیونکہ اُن کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے۔ اُن کی سسکیاں اور فریادیں ہم سب کے دلوں کو چھو گئیں جو وہاں موجود تھے۔ میں نے اپنے دل میں کہا، "پس خُدا ہمیں برکت دے رہا ہے، کیونکہ جب برگشتہ واپس آتے ہیں، تو یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ خُدا نے اپنی قوم کو یاد کیا ہے"

تمہیں یاد ہوگا کہ نعومی کب اسرائیل لوٹی؟ وہ قحط کے دوران نہ لوٹی، بلکہ جب اُس نے سنا کہ خُداوند نے اپنی قوم کو روٹی "دے کر یاد کیا ہے۔ تب بھی اُس نے کہا، "مجھے نعومی نہ کہو

وہ اپنے جلاوطنی کے دنوں کی کراہت اور تلخی کے ساتھ لوٹی، مگر پھر بھی لوٹ آئی، کیونکہ خُدا اپنی قوم کے ساتھ تھا۔

اے برگشتہ لوگو، واپس آؤ! ابھی آؤ، کیونکہ خُدا اپنی کلیسیا کے ساتھ ہے، اور اُس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُس کے ویران مقامات "کو تسلی دے گا

اوہ، تم جو اپنے خُدا کو بھول گئے ہو، اپنے پہلے شوہر کو یاد کرو! اُس وقت تمہاری حالت اس حال سے کہیں بہتر تھی! اگرچہ تم "بھٹک گئے ہو، مگر خُداوند فرماتا ہے، "اے برگشتہ اسرائیل، لوٹ آ، کیونکہ میں تیرا شوہر ہوں، خُداوند فرماتا ہے

تم رشتہ توڑ سکتے ہو، مگر خُدا اسے نہیں توڑے گا۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ تمہارا شوہر ہے، اور وہ تمہیں واپس بلاتا ہے۔

میری دعا ہے کہ کوئی برگشتہ اس وعدہ سے ہمت پا کر پورے دل سے اپنے نجات دہندہ خُدا کی طرف لوٹے

"پھر وعدہ کا دوسرا حصہ یہ ہے: "وہ اُس کے بیابان کو عدن کی مانند بنا دے گا۔

یہاں بیابان کو میں ایسی زمین تصور کرتا ہوں جہاں ہلکی سی نباتات ہوتی ہے۔ مشرقی بیابان محض بنجر ریت نہیں ہوتے، بلکہ وہاں کہیں کہیں گھاس پھوس کمزوری سے زندہ رہنے کی کوشش کرتی ہے۔ تمہیں یاد ہوگا کہ "موسیٰ اپنے سسر کی بھیڑیں بیابان "میں چراتا تھا۔

اوہ! خُدا کی کلیسیا میں کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو بالکل اسی طرح کے ہیں! وہ مسیحی تو ہیں، مگر افسوسناک مسیحی ہیں۔ وہ خُداوند یسوع مسیح سے محبت رکھتے ہیں، مگر اُن کی محبت چاندنی کی مانند ہے—ٹھنڈی، بہت زیادہ ٹھنڈی اور پڑمردہ! اُن کے پاس روشنی تو ہے، مگر وہ مدھم اور دھندلی ہے۔ اگر وہ مسیح کے لئے کچھ کرتے بھی ہیں، تو اُن کی خدمت بے حد محدود ہوتی ہے، اُن کی قربانیاں معمولی، اُن کی خیرات ناپ تول کر دی جاتی ہے۔

وہ خُداوند کے حضور کوئی خوشبودار گنڈوری لے کر نہیں آتے، نہ ہی وہ اپنی قربانیوں کی چربی سے اُسے آسودہ کرتے ہیں، بلکہ وہ اُسے اپنے گناہوں کے ساتھ بوجھل کرتے ہیں، اور اپنی بدکاریوں سے اُسے تھکا دیتے ہیں۔

آہ! پیارے دوست، اگر تم واقعی خُدا کے فرزند ہو، تو تمہارے لئے یہ تسلی کی بات ہے کہ "وہ اُس کے بیابان کو عدن کی مانند بنا دے گا۔"

حتیٰ کہ تم جو خُدا کے لئے اتنے بے ثمر رہے ہو، جب خُدا اپنی قوم کو تسلی دے گا، تو تم بھی برکت پاؤ گے اور پھلدار بنا دیے جاؤ گے۔

تیسری قسم وہ لوگ ہیں جو صحرا کی مانند ہیں—ایسی جگہیں جہاں کوئی بستا نہیں، جہاں مسافر بھی ٹھہرنے کی خواہش نہیں رکھتے۔ کتنے ہی لوگ، جو مذہب کا دعویٰ کرتے ہیں، جو ہمارے عبادت خانوں میں آتے ہیں، اُن کی حالت اِسی زمین کی مانند ہے! وہ محض ویران زمین کی طرح ہیں۔ نہ صرف یہ کہ اُنہوں نے کبھی پھل نہیں دیا، بلکہ اُنہوں نے کبھی اِس کی فکر بھی نہیں کی۔

نہ کوئی اُن کی فکر کرتا ہے، اور نہ وہ خود اپنے لئے کوئی فکر رکھتے ہیں۔ وہ خود کو اُس ریت کی مانند محسوس کرتے ہیں جسے جوتنا بے فائدہ ہوگا، کیونکہ نہ اُس سے خوشہ چننے والے کا ہاتھ بھرے گا، نہ کاٹنے والا اپنی گود میں گٹھے لے سکے گا۔

"اِہ! لیکن خُدا کا کلام ان ویران دلوں کے لئے بھی ہے: "وہ اُس کی ویرانی کو خُداوند کے باغ کی مانند بنا دے گا

میں دعا کرتا ہوں—نہیں، میں یقین رکھتا ہوں—کہ اِس فضل کے موسم میں، جو خُدا نے ہمیں بخشا ہے، ہم بہت سے ریگستانی دلوں کو گلاب کی مانند کھلتے دیکھیں گے

یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خُدا خاص طور پر بدل ڈالے گا—برگشتہ، نیم مردہ مسیحی، اور وہ جو بار بار سُنتے رہے، مگر اب تک! انجیل کی قوت کو حقیقت میں نہ جان پائے

اب پوچھو، خُداوند فرماتا ہے کہ وہ اُن کے لئے کیا کرے گا؟ وہ فرماتا ہے (سُنو اور تعجب کرو!) کہ "وہ بیابان کو عدن کی مانند بنا دے گا۔"

تم جانتے ہو کہ عدن کیا تھا۔ وہ ابتدائی پاکیزگی کے دنوں میں زمین کا باغ تھا۔ وہاں میوہ اور پھول، بلند قامت درخت اور سرسبز نباتات کثرت سے موجود تھے۔ میں نہیں جانتا کہ اُس کے باغات اور جھاڑیاں کس طرح خوشنما مخلوقات اور حسین پرندوں سے آراستہ تھیں، مگر میں بخوبی تصور کر سکتا ہوں کہ وہاں انسان کے ہر جس کو بے پایاں دلکشی سے لطف اندوزی حاصل ہوتی ہوگی۔

نہ وہاں کانٹے اور اُونٹ کٹارے زمین پر لعنت کے طور پر اُگتے تھے، نہ ہی کسی پسینے سے شرابور پیشانی کو سخت مشقت کے ساتھ بنجر زمین سے پیداوار نکالنی پڑتی تھی۔ وہ زمین ہنسی خوشی فراوانی کے ساتھ معمور تھی۔ وہ دریا، جو کئی شاخوں میں تقسیم ہوتا، اُس باغ کو سیراب کرتا تھا۔ خود خُدا اُس پر کہہ برسا کر اُسے سیراب کرتا، تاکہ پھل وافر مقدار میں اُگیں، بڑھیں، اور جلد پختگی کو پہنچیں۔

پس خُداوند فرماتا ہے کہ جب وہ اپنی کلیسیا کو ملاحظہ کرے گا، تو وہ ان بیچارے برگشتہ لوگوں، ان ناتمام مسیحیوں، اور ان نام نہاد ایمانداروں کو عدن کی مانند بنا دے گا۔

اِہ! کاش خُداوند ایسا کرے! کاش وہ اُنہیں صحتمند، بار آور، اور نہایت زرخیز بنا دے، یہاں تک کہ وہ خود بخود پھل لانے لگیں، اور ہمیں بھی موسیٰ اور ہارون کی طرح پکار اُٹھنا پڑے: "ٹھہر جا، خُداوند!" جیسے اُس وقت ہوا جب لوگوں نے خیمہ اجتماع کے لئے ہدیے لا کر جمع کیے، یہاں تک کہ ضرورت سے زیادہ ہو گیا۔

اِہ! کاش مسیح کی کلیسیا ہر روحانی نعمت، ہر آسمانی فضل، اور ہر اُس برکت سے معمور ہو جائے جو مقدسین کی بہبودی، دنیا کی بھلائی، اور اُس کی جلالی حمد و ستائش کے لئے ہو جس نے ہمیں خلق کیا اور ہمیں فدیہ دیا

اِخُدا کرے کہ ایسا ہی ہو

اور پھر، گویا اپنے فضل کے بہاؤ اور ہماری اُمید کو مزید تقویت دینے کے لئے، وہ فرماتا ہے کہ "وہ اُس کی ویرانی کو خُداوند کے لئے باغ کی مانند بنا دے گا"

وہ تمہارے پاس آئے گا، اور تمہارے دل و جان کو اپنی رفاقت کی خوشی سے سرشار کرے گا۔ اگر تم عدن کی مانند بنو گے، تو تمہاری جنت میں اور زیادہ شان و شوکت ہوگی، کیونکہ تمہاری شراکت باپ اور اُس کے بیٹے یسوع مسیح کے ساتھ ہوگی۔

تم پر اُس کھیت کی خوشبو ہوگی جسے خُداوند نے برکت بخشی ہے۔ خُداوند اپنی کلیسیا کو سیراب کرے گا، ہر لمحہ سیراب کرے گا۔

وہ ہماری ہڈیوں کو فربہ کرے گا، اور ہمیں اُس باغ کی مانند بنا دے گا جو پانی سے سیراب ہو، اور اُس چشمہ کی مانند جس کے اُسوتے کبھی خشک نہ ہوں

آہ! تم میں سے بعض وہ خوشی کے دن یاد کر سکتے ہو جو تم نے کبھی تجربہ کیے تھے! کیا تم انہیں دوبارہ واپس چاہو گے؟ تو پھر اس وعدے کو خُدا سے مانگ لو جو اس عبارت میں ہے۔ تم کبھی مسیح کے قریب اور اُس کے ساتھ رفاقت میں بابرکت تھے۔ تم کبھی جوش و جذبہ کے ساتھ دعا کرتے تھے، اور تمہاری جانبیں فلاح پاتی تھیں۔ خُدا کے پاس جاؤ اور یہ وعدہ لے کر کہو، "اے خُداوند، میں بیابان ہوں، میں ویران ہوں، میں اجڑا ہوا مقام ہوں، لیکن تیری کلیسیا کو تسلی دے، اور مجھے بھی اس تسلی میں شریک کر، تاکہ مجھے ہر اچھے کلمہ اور کام میں بثمر بنا دے، تیری جلالی کے لئے"

خُداوند یہ کرے گا، کیونکہ خُدا کے وعدے یقیناً پورے ہوں گے۔

کون سوائے یہوہ کے خود ہی یہ کر سکتا ہے؟ میں نے پہلے ہی اس پر نوٹ کیا ہے: "وہ اُس کی ویرانی کو عدن کی مانند بنا دے گا۔" وہ ہی ہے جو یہ کر سکتا ہے۔ وزیر نہیں کر سکتا۔ کلیسیا اپنے تمام کوششوں کے ساتھ بھی نہیں کر سکتی۔

نہ کوئی تحریک اٹھانے کی بات کرو! یہ بالکل ناقابل برداشت غرور ہوگا اگر ہم یہ کوشش کریں۔ یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ "یہ صرف ہمارے خدا، خُداوند کے لئے خاص ہے۔" نہ طاقت سے، نہ زور سے، بلکہ میرے روح سے، یوں خُداوند فرماتا ہے۔

اگر وہ اپنی کلیسیا کو ملاحظہ کرے گا، تو ہم بیابان کو خوشی میں بدلتا دیکھیں گے، لیکن اگر ایسا نہ ہو، تو ہم کھیتی کریں گے، جیسا کہ ہمارا فرض ہے، اور ہم اس پر کام کریں گے، جیسا کہ ہمارا بلاؤ ہے، لیکن وہاں کوئی خوشی اور شادمانی نہیں ہوگی۔

ہم اس کے ساتھ اختتام کرتے ہیں

III.

اُس نتیجے کی پیشنگوئی جو کہ یقیناً مرغوب ہیں۔

اس میں خوشی اور شادمانی پائی جائے گی؛ شکرگزاری اور گانے کی آواز۔" تم دھیان دو گے ان دگنا پن پر۔ ممکن ہے کہ "عبرانی شاعری کی ہم آہنگی نے ان کا تقاضا کیا ہو۔ پھر بھی، میں یہ یاد کرنے کی طرف مائل ہوں کہ جان بنین کہتا ہے کہ "خُدا کے باغ میں تمام پھول دوگنا کھلتے ہیں۔" ہمیں "مختلف رحمتوں" کے بارے میں بتایا گیا ہے، یعنی وہ رحمتیں جو ایک دوسرے میں مڑ کر رکھی گئی ہیں، تاکہ تم انہیں کھول کر ہر تہہ میں ایک نئی رحمت پا سکو۔ یہاں "خوشی اور شادمانی، شکرگزاری اور گانے کی آواز" پائی جاتی ہے۔

بالکل ایسا ہی، زبور نگار ہمیں بتاتا ہے کہ ہماری روح "گودا اور چربی سے سیراب ہو" گی۔ دوسری دو چیزیں۔ کہیں اور وہ "محبت کی مہربانی اور نرم رحمت" کے بارے میں بات کرتے ہیں۔ پھر دو چیزیں۔ خُدا اپنی رحمت کو بڑھاتا ہے۔ وہ ہمیشہ غصہ کرنے میں سست ہے، مگر اپنی رحمت میں ہمیشہ سخاوت سے پیش آتا ہے۔ تو دیکھو، پھر خُدا اپنے لوگوں کو ایک بپھرتی ہوئی خوشی دے گا، ایک بے بیان خوشی، ایک قسم کی دوبری خوشی، گویا وہ انہیں اتنی خوشی دے گا جتنی وہ سمیٹ نہیں سکیں گے۔ خوشی اور پھر شادمانی۔ شکرگزاری اور گانے کی آواز۔

آہ! کتنی خوشی کی بات ہوگی کہ خُدا کا دیدار اپنی کلیسیا سے ہو! بغیر خُدا کے، وہ صرف آہ و فغہ کر سکتی ہے۔ نہیں، وہ ہمیشہ ایسا نہیں کرے گی۔ کبھی کبھار وہ ایک بیوقوفانہ خود پسندی کا شکار ہو کر کہتی ہے، "میں امیر ہوں اور مال و دولت میں اضافہ ہوا ہے، اور مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔" پھر اس کے بعد وہ جلد ہی اژدھوں کے بگلانے اور الوؤں کی آواز سنیں گے۔ لیکن جب خُدا اپنی کلیسیا کا دیدار کرے گا، تو یقیناً وہاں شکرگزاری اور گانے کی آواز ہوگی۔

یہ نوٹ کیا گیا ہے کہ قدیم اور جدید دونوں ادوار میں اصل مذہب کی تمام تجدیدیں زبور خوانی اور گانے کی تجدید کے ساتھ ہوئیں۔ وہ خوشی جو دل کو شکر گزار بناتی ہے، روحوں کو زندہ کرتی ہے، اور خوشی پھیلتی ہے، وہ گانے کی دھن تلاش کرتی ہے اور ضرور پاتی ہے۔ نہ صرف عبرانی زبور یا یونانی حمدیہ کتابوں کی بات کریں، بلکہ لوتھر کے دور میں، اس کے زبور کے ترجمے اور اس کے حمدیہ گانے نے شاید اصلاح کے مقبول ہونے میں اس کی تبلیغ سے بھی زیادہ کردار ادا کیا، کیونکہ

کھیتوں میں کام کرنے والا کسان اور پالنے میں جھولے دینے والی گھریلو عورت، لوتھر کے کسی زبور کو گاتے تھے، اور اسی طرح ہمارے اپنے ملک میں، وائی کلف کے دور میں، نئے زبور اور حمدیہ گانے پورے ملک میں پھیل گئے تھے۔

اور تم جانتے ہو کہ پچھلے صدی میں ویسلی اور وائٹ فیلڈ نے جماعتی گانے کو ایک نیا جوش دیا۔ حمدیہ گانے ہر وعظ کے بعد چھوٹے پرچوں پر چھاپے جاتے تھے، اور آخر کار یہ اجزاء ایک مجموعے میں بدل گئے۔ تو اتنے محبت سے، میتھوٹسٹ حضرات گانے کے شوقین ہوئے کہ ان کے متعلق یہ مذاق اور کہاوت بن گیا کہ وہ صرف گانے والے ہیں۔

لیکن یہ ہر جگہ ایک جیتی جاگتی کلیسیا کی علامت ہے۔ گانے کی خدمت کو نیا جوش ملتا ہے۔ جب دلہن کا دلہنیا نہیں آتا، تو ہم غمگین ہو سکتے ہیں اور روزہ رکھ سکتے ہیں، اور اپنے ہریوں کو بیدوں پر لٹکا سکتے ہیں، لیکن جب دلہنیا آتا ہے تو خوشی اور ضیافت آوازوں کی مدد طلب کرتی ہیں، اور خُدا کے لوگ شکرگزاری میں پھوٹ پڑتے ہیں، گانے کی آواز کے ساتھ۔

میں دل کی گہرائیوں سے دعا گو ہوں، عزیزو، کہ ہم اپنی جماعت میں یہ شکرگزاری اور یہ گانے کی آواز آئندہ کئی دنوں تک سنیں گے! کاش کہ تمام کلیسیائیں اس سے فیضیاب ہوں! کیا مجھے کہنا چاہیے کہ اب ملک کے تمام حصوں سے اس کے نشان ہیں؟ ہم کسی بھی وقت برکت کا اجارہ داری نہیں چاہتے۔ ہر مسیحی فرقہ اور ہر مسیحی جماعت پر آسمانی شبنم برسے، اور ان کی جڑیں اس دریا سے تر ہوں جو پانی سے بہرا ہوا ہے۔

آہ! کاش کہ مسیح کی تمام کلیسیا پھلدار ہوتی! میں ان میں سے کسی کی کمزوری کی دعا کرنے کے بجائے، موسیٰ کے ساتھ یہ کہوں گا، "کاش کہ تمام رب کے لوگ نبی ہوتے!" اور رب اپنا روح ان پر ڈالنا! آہ! کاش کہ یسوع کو زمین کے انتہاؤں سے لے کر آسمانوں کی بلند ترین جگہوں تک بلند کیا جاتا

بھائیو! آئیے ہم خدا سے دعا کریں کہ وہ کلیسیا کے لئے اس وعدے کو پورا کرے۔ ہم اس سے کہیں، "اے رب! اپنی صہیون کو تسلی دے! اس کی بہت سی ویران جگہیں ہیں—اس کو تسلی دے! تو جانتا ہے کہ اس کے پاس بہت سے بنجر علاقے ہیں—انہیں!" رب کے باغات میں بدل دے! آہ! آسمانی بارش نازل ہو، اور تیری روحانی شبنم آئے، تاکہ ویران اور سنسان جگہ خوش ہو اٹھے

لیکن میں تم میں سے ان لوگوں سے کیا کہوں جو بجائے نہیں گئے؟ اگر تم چاہتے ہو کہ تم رب کے باغات کی طرح بن جاؤ، تو یہ صرف خدا کی وہ رحمت ہے جو نجات لاتی ہے، جو تم میں یہ عظیم تبدیلی پیدا کر سکتی ہے۔ رب کی طرف دیکھو۔ وہی ہے جو یہ کرے گا۔ وہ دعا سنتا ہے۔ ایک سیاہ فام شخص کو اس کے آقا نے ایک ایسی دھیلے کام پر بھیجا جو اسے پسند نہیں آیا، وہ جانا نہیں چاہتا تھا۔ جب وہ ایک دریا کے پاس پہنچا تو وہ واپس مڑ گیا اور کہا، "آقا! میں ایک دریا کے قریب پہنچا تھا، اور میں اسے پار نہیں کر سکتا تھا۔" "اچھا! مگر کیا وہاں ایک کشتی نہیں تھی؟" "ہاں، وہاں ایک کشتی تھی، مگر آدمی دوسری طرف تھا۔" "تو پھر، آقا نے کہا، "کیا تم نے کشتی والے کو آواز دی کہ وہ آ کر تمہیں پار کرے؟" نہیں، اس نے یہ سوچا بھی نہیں، کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ جائے، وہ خوش تھا کہ اسے بہانہ مل گیا۔

اب یہ سچ ہے، گناہ گار! کہ تم اپنے آپ کو نہیں بچا سکتے، لیکن ایک ایسا ہے جو تمہیں بچا سکتا ہے۔ ایک کشتی ہے اور ایک کشتی کا راہی ہے۔ اُس سے پکارو! اُس سے پکارو، "آقا! اس دریا کو پار کرنے کے لئے براہ کرم مجھے لے جا، میں اسے تیر نہیں سکتا، لیکن تو مجھے پار کر سکتا ہے۔ آہ! میرے لئے وہ کر جو میں اپنے لئے نہیں کر سکتا۔ مجھے محبوب میں قبول کر لے!"

اگر تم رب کی تلاش کرو گے تو وہ تمہیں ملے گا۔ اُس نے کبھی بھی کسی روح کو تلاش کرنے پر نہیں چھوڑا جسے وہ برکت دینا چاہتا ہو۔ لیکن اگر تم تلاش نہیں کرو گے، تو تمہارے بارے میں کیا کہا جائے گا سوائے اس کے کہ تمہارے سر پر تمہارا اپنا خون ہوگا؟ میں جانتا ہوں کہ تم میں سے بہت سے اس ہفتے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہو۔ میری دعا ہے کہ یہ تاثیر دھواں کی طرح اُٹ جائے۔ خدا تمہاری روحوں میں ایک گہرا کام کرے

آہ، تم میں سے کچھ آسانی سے متاثر ہوئے تھے، لیکن تم نے اتنی آسانی سے اس تاثیر کو بھلا دیا۔ تم ایک طرف سے پکنے والی ایفریا کی روٹی کی طرح ہو، تم اچھی طرح پک نہیں پاتے۔ تم انجیل کی طاقت کو اپنے پورے وجود میں ہر حصے میں محسوس نہیں کرتے۔ تم وہ روٹی ہو جو پلٹتی نہیں، اور خدا تمہیں اس وجہ سے قبول نہیں کرتا۔ آہ! کاش تمہاری روحوں میں روح کا مکمل کام ہو، وہ کام جو تمہیں یسوع کے پاس لے جائے، تاکہ تم اُس میں جڑ پکڑو، اُسی میں قائم ہو جاؤ اور ایمان میں مضبوط ہو کر شکرگزاری کے ساتھ اس میں بڑھو۔ آمین۔

تشریح از سی ایچ سپرجن حزقی ایل 27-34:11

آیت 11: کیونکہ رب خدا یوں فرماتا ہے؛ دیکھو، میں، میں ہی اپنی بھیڑوں کو تلاش کروں گا اور انہیں نکالوں گا۔

یہاں ایک خدائی ذات آئی ہے تاکہ تلاش کرے اور بجائے۔ چرواہوں نے بھیڑوں کو نظر انداز کر دیا تھا اور انہیں منتشر کر دیا تھا۔ اب خدا یہ کام اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اور کہتا ہے، "میں، میں ہی اپنی بھیڑوں کو تلاش کروں گا اور انہیں نکالوں گا۔"

آیت 12: جس طرح ایک چرواہا دن کو اپنی منتشر بھیڑوں میں سے اپنی بھیڑوں کو تلاش کرتا ہے، ویسا ہی میں اپنی بھیڑوں کو تلاش کروں گا اور انہیں ان تمام جگہوں سے نکالوں گا جہاں وہ بادلوں اور تاریک دن میں منتشر ہو گئی ہیں۔

اس کا ایک منتخب لوگ ہے، جو خون کے ذریعے اپنے لیے چھڑائے گئے ہیں، اور حالانکہ وہ اپنی بدکاری اور بربادی کے بادلوں اور تاریک دن میں بھٹک گئے ہیں، پھر بھی وہ ان کی لگاتار نگہبانی کرے گا، اور انہیں بڑی طاقت سے واپس لے آئے گا، یہاں تک کہ وہ انہیں اپنے ریوڑ میں واپس رکھ لے گا۔

آیت 13: اور میں انہیں قوموں میں سے نکالوں گا اور ملکوں سے جمع کروں گا اور انہیں ان کی اپنی زمین پر لے آؤں گا، اور اسرائیل کے پہاڑوں پر، ندیوں کے پاس، اور ملک کے تمام آباد جگہوں پر انہیں چراؤں گا۔

یہ اسرائیل کے ساتھ جسم کے لحاظ سے بھی ہوگا، یہ روح کے لحاظ سے اسرائیل کے ساتھ ہو رہا ہے، جسے یہ وعدے اپنی مکمل حالت میں تعلق رکھتے ہیں۔ اس کی اٹل وعدوں کے پہاڑوں کے ذریعے، اس کی روح کے اثرات کی ندیاں، اُس کا لوگ چھائیں گے۔

آیت 14: میں انہیں اچھے چراگاہ میں چراؤں گا، اور اسرائیل کے بلند پہاڑوں پر ان کی بھیڑوں کا ریوڑ ہوگا: وہاں وہ اچھے ریوڑ میں لیٹیں گے، اور اسرائیل کے پہاڑوں پر موٹے چراگاہ میں وہ کھائیں گے۔ جب خدا کام کرتا ہے، وہ کبھی ادھورے کام نہیں کرتا، کچھ بھی کمی نہیں کرتا۔ وہاں ایک چراگاہ ہوگی، اور وہ موٹی ہوگی، اُس کا لوگ کھائیں گے، وہ اتنا کھائیں گے کہ وہ چراگاہ میں پوری طرح سیر ہو کر لیٹ جائیں گے، اس کے بھرپور کھانے سے وہ آرام پائیں گے۔

آیت 15: میں اپنی بھیڑوں کو چراؤں گا، اور میں انہیں آرام کرنے دوں گا، رب خدا فرماتا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ بھیڑیں جن کا ایسا نگہبان ہے! خوش نصیب ہیں وہ مومن اگر تم آج کے دن اس کا مکمل مفہوم سمجھ رہے ہو، "میں اپنی بھیڑوں کو چراؤں گا۔" صرف خدا ہی یہ کر سکتا ہے، اور وہ اسے بہت مؤثر طریقے سے کرے گا یہاں تک کہ دل فضل سے سیراب ہو جائے، اور رب کی برکت سے بھرا ہو۔

آیت 16: میں اس کو ڈھونڈوں گا جو کھو گیا تھا، اور جو بھگا دیا گیا تھا اسے واپس لاؤں گا، اور جو ٹوٹا تھا اسے باندھوں گا، اور جو بیمار تھا اسے مضبوط کروں گا؛ لیکن میں موٹے اور طاقتور کو ہلاک کروں گا؛ میں انہیں انصاف کے ساتھ چراؤں گا۔ وہ لوگ جو فخر اور تکبر میں ہیں انہیں کوئی برکت نہ ملے گی، لیکن جو اپنی غربت، اپنی کمزوری، اور اپنی کچھ نہ ہونے کی حالت کو محسوس کرتے ہیں، وہ خدا کے پسندیدہ ہوں گے۔ کیا تم میں سے کچھ کھونے ہوئے، بھگا دیے گئے، ٹوٹے ہوئے، اور بیمار لوگ اس وعدے کو اپنے دل سے تھام نہیں سکتے؟ تم اس کے ذریعے روشنی دیکھ سکتے ہو، چاہے تمہاری حالت کتنی بھی تاریک کیوں نہ ہو۔ خدا فرماتا ہے، "میں یہ کروں گا"، اور تم اس پر بھروسہ کر سکتے ہو کہ وہ اسے پورا کرے گا۔ خدا کے ہر "میں یہ کروں گا" پر کبھی بھی زمین پر نہیں گرے گا۔

آیت 17-18: اور تمہارے لیے، اے میری بھیڑوں، رب خدا یوں فرماتا ہے؛ دیکھو، میں مویشیوں اور مویشیوں کے درمیان، میمنوں اور بکریوں کے درمیان فیصلہ کروں گا۔ کیا تمہیں یہ معمولی بات لگتی ہے کہ تم نے اچھے چراگاہ کو کھا لیا، اور تم اپنے پاؤں سے باقی چراگاہوں کو کچل کر برباد کر دیا؟ اور گہری پانیوں میں سے پیو، اور تم اپنے پاؤں سے باقی پانیوں کو گندا کر دیا؟

کبھی کبھی جب خدا کے لوگ اپنے آپ میں بہت مضبوط ہو جاتے ہیں، تو وہ فخر کرنے لگتے ہیں، اور وہ بہت بڑی غلطی کرتے ہیں، قیمتی سچائی ان کے لیے تب تک اچھی نہیں ہوتی جب تک وہ بہت اہتمام سے نہ کہی جائے، وہ کھا چکے ہوتے ہیں، اور اب وہ چراگاہ کو کچل کر دوسروں کے لیے برباد کر دیتے ہیں۔ یہ ایک بہت معمولی گناہ لگتا ہے، لیکن عظیم چرواہا ایسا نہیں سوچتا، وہ ان موٹے اور طاقتور لوگوں کو غصے سے دیکھتا ہے جو اپنے پاؤں سے پانیوں کو گندا کرتے ہیں۔

آیت 19-21: اور میری بھیڑوں کے بارے میں، وہ وہ کھائیں گے جسے تم نے اپنے پاؤں سے کچلا، اور وہ وہ پئیں گے جسے تم نے اپنے پاؤں سے گندا کیا۔ اس لیے رب خدا ان سے یوں فرماتا ہے؛ دیکھو، میں خود، میں ہی، موٹے مویشیوں اور پتلے مویشیوں کے درمیان فیصلہ کروں گا۔ کیونکہ تم نے پہلو اور کندھے سے دھکیل دیا ہے، اور تم نے تمام بیماروں کو اپنے سینگوں سے دھکیل دیا ہے، یہاں تک کہ تم نے انہیں دور دور پھیلا دیا ہے۔

اس کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ اتنے بڑے، اتنے سخت، اور اتنے خود میں محصور ہوتے ہیں کہ اگر وہ کسی مسیحی کو مصیبت میں پاتے ہیں، جو ان سے کم اعتماد رکھتا ہے، جو ان کی طرح زیادہ مفید نہیں دکھتا، تو وہ بس دھکیلنے، چڑھائی کرنے، اور جتنا ہو سکے اسے کچلنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔

جب تم خدا کے غریب بندوں سے نمٹتے ہو تو خیال رکھو کہ تم کیا کر رہے ہو۔ کچھ عقائد اور کمال کا دعویٰ اس بات تک پہنچتے ہیں۔

آیت 22-23: اس لیے میں اپنی بھیڑوں کو بچاؤں گا، اور وہ اب شکار نہیں ہوں گی؛ اور میں مویشیوں اور مویشیوں کے درمیان فیصلہ کروں گا۔ اور میں ان پر ایک چرواہا مقرر کروں گا۔
تم اس کا نام جانتے ہو! "میرے بھیڑے میری آواز سنتے ہیں، اور میں انہیں جانتا ہوں، اور وہ میری پیروی کرتے ہیں، اور میں اپنے بھیڑوں کو ابدی زندگی دیتا ہوں۔" تم اس آواز کو جانتے ہو، یہ تمہیں خوشی دیتی ہے کہ وہ تمہارے اتنے قریب ہے۔ "میں ایک چرواہا مقرر کروں گا۔" یہ عظیم ہے۔ وہ خدا کی مقرر کردہ شخصیت ہے، اسے دوبارہ کون نیچے کر سکتا ہے؟

آیت 23: اور وہ انہیں چرائے گا، میرا خادم داؤد؛ وہ انہیں چرائے گا، اور وہ ان کا چرواہا ہوگا۔
داؤد کا گھر خدا کے لوگوں کی رہنمائی کرتا رہے گا، عظیم داؤد کے بڑے بیٹے کے ذریعے، جس کی ہم پرستش کرتے ہیں۔

آیت 24-25: اور میں رب ان کا خدا ہوں گا، اور میرا خادم داؤد ان کے درمیان ایک شہزادہ ہوگا؛ میں رب نے یہ بات کہی ہے۔ اور میں ان کے ساتھ امن کا عہد کروں گا

آیت 25: اور تم جو کھوئے ہوئے تھے، جو دور کر دیے گئے تھے، جو بیمار تھے، جو ٹوٹے ہوئے تھے،
آیت 26: اور بدبودار درندوں کو ملک سے دور کر دوں گا
ایسا ہی وہ کرے گا۔ پہلے بھیڑوں سے زیادہ بھیڑیے تھے، اب بھیڑیوں سے زیادہ بھیڑیں ہیں، اور وہ دن آئے گا جب مقدس لوگ "ملک کے مالک ہوں گے۔" حلیم لوگ زمین کے وارث ہوں گے۔
"اس دوران، خدا کی راہوں میں،" وہاں نہ شیر ہوگا، نہ کوئی درندہ جانور وہاں جائے گا۔
اور وہ بیابان میں اطمینان سے رہیں گے، "جہاں وہ بے دفاع معلوم ہوتے تھے، وہاں وہ محفوظ ہوں گے، اور وہ "جنگل میں" سوئیں گے، "جنگلی درندوں کی کھوپوں میں۔ وہاں وہ اتنے محفوظ ہوں گے کہ انہیں اس بات کا احساس ہوگا کہ وہ محفوظ ہیں،" اور وہ نیند بھی لیں گے۔ "وہ اپنے محبوب کو نیند دیتا ہے۔"

آیت 27: "اور میں انہیں اور میرے پہاڑ کے ارد گرد کی جگہوں کو برکت بناؤں گا؛ اور میں ان کے موسم میں بارشیں برسائوں گا؛ برکتوں کی بارشیں ہوں گی۔ اور کھیت کا درخت اپنا پھل دے گا، اور زمین اپنی پیداوار دے گی، اور وہ اپنے ملک میں محفوظ ہوں گے، اور وہ جانیں گے کہ میں ہوں رب، جب میں نے ان کی بوجھ کی زنجیریں توڑ دیں، اور انہیں ان کے جابر ہاتھوں سے "چھڑا لیا، جو اپنے لیے ان کی خدمت کرتے تھے۔"

اوہ! کیا خوش قسمت دن ہوں گے جب ہمارے تمام بوجھ خدا کے ہاتھ سے ٹوٹ جائیں گے۔ ہم نے انہیں طویل عرصے تک اٹھایا ہے—گناہ کا بوجھ، قانون کا بوجھ، انسان کے خوف کا بوجھ، ایک بوجھ جو اٹھانا مشکل تھا—جب وہ سب ختم ہو جائیں گے، اور "ہم گانا گائیں گے،" تو نے میری زنجیریں کھول دیں۔